

وَمِنْ عَظَمِ شَعَائِرِهَا مَنْ لَقِيَ

الحمد لله الذي جعلنا من آل أبي طالب من آل محمد وآل محمد من آل أبي طالب

بصريح و تحش خبايا مولانا مولوي عليم محمد عبد الرحيم قناد دابولي مفتي ربا الور خلف مصنف رحمه الله

اِحْكُمُوا بَيْنَهُمْ هَلْ اُؤْتِيَ عَمَلُكُمْ كَرَامَةً
ذُرِّي الْمُنَادِرِ بِاهْتِمَامِ مُحَمَّدٍ الْغَفَّارِ

صحبت نامہ کتاب مستطاب جوہر الایمان کے حفظ الایمان

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۷	۱۶	امام ابن ابی	۰	۰	پانچویں	۷	۱۶	امام ابن ابی	۷	۱۶	امام ابن ابی
۹	۲۷	ابو کریم	۰	۰	داعیہ کہا	۹	۲۷	ابو کریم	۹	۲۷	ابو کریم
۲۳	۲۳	احمد بن	۱۸	۲۶	انحراد	۲۳	۲۳	احمد بن	۲۳	۲۳	احمد بن
۲۵	۲۵	اپنے نفس	۰	۰	بکرا کرنا	۲۵	۲۵	اپنے نفس	۲۵	۲۵	اپنے نفس
۱	۱	پس ہم	۱	۲۸	واجبہا	۱	۱	پس ہم	۱	۱	پس ہم
۳	۳	پس ہم	۲	۲	انفصال	۳	۳	پس ہم	۳	۳	پس ہم
۲۱	۲۱	اللہ کے	۱۸	۱۸	تقلیل	۲۱	۲۱	اللہ کے	۲۱	۲۱	اللہ کے
۳۴	۳۴	ظاہری	۰	۰	پس ہم	۳۴	۳۴	ظاہری	۳۴	۳۴	ظاہری
۲۲	۲۲	اصحاب	۰	۰	پس ہم	۲۲	۲۲	اصحاب	۲۲	۲۲	اصحاب
۳۹	۳۹	دفت	۰	۰	پس ہم	۳۹	۳۹	دفت	۳۹	۳۹	دفت
۴۳	۴۳	ان	۱۲	۲۸	مردود	۴۳	۴۳	ان	۴۳	۴۳	ان
۵۲	۵۲	وبا	۰	۰	طاعتک	۵۲	۵۲	وبا	۵۲	۵۲	وبا
۱۳	۱۳	تربتہ	۰	۰	لنہین	۱۳	۱۳	تربتہ	۱۳	۱۳	تربتہ
۱۶	۱۶	بالک	۰	۰	بانی انت	۱۶	۱۶	بالک	۱۶	۱۶	بالک
۲۱	۲۱	ازواجہ	۰	۰	امی حیا	۲۱	۲۱	ازواجہ	۲۱	۲۱	ازواجہ
۲۶	۲۶	یس	۰	۰	قتل	۲۶	۲۶	یس	۲۶	۲۶	یس
۲۴	۲۴	ثقل	۱۴	۵۲	کرم	۲۴	۲۴	ثقل	۲۴	۲۴	ثقل
۲۴	۲۴	ثقل	۱۵	۵۵	ثقل	۲۴	۲۴	ثقل	۲۴	۲۴	ثقل
۲۹	۲۹	کہ باعث	۹	۵۶	اوقات	۲۹	۲۹	کہ باعث	۲۹	۲۹	کہ باعث
۲۰	۲۰	صلاحتی	۱۹	۵۹	ظنہ	۲۰	۲۰	صلاحتی	۲۰	۲۰	صلاحتی
۳۲	۳۲	میں حکم	۱۸	۶۰	مختلف	۳۲	۳۲	میں حکم	۳۲	۳۲	میں حکم
۳۶	۳۶	آئی	۵	۶۴	مردود	۳۶	۳۶	آئی	۳۶	۳۶	مردود
۳۸	۳۸	میں حکم	۵	۶۸	مردود	۳۸	۳۸	میں حکم	۳۸	۳۸	مردود
۳۸	۳۸	میں حکم	۸	۷۳	برعت	۳۸	۳۸	میں حکم	۳۸	۳۸	برعت

کتاب مستطاب جوہر الایمان

سوانح عمری بطور ایجاز حضرت مولف علیہ الرحمۃ العفر

اٹھ گنیں ہیں منے سے کیسی کسی صورتیں	روئے کس کے لئے کس کیلئے تم کیجئے
-------------------------------------	----------------------------------

اے حضرات اس مجموعہ دینیان کے مولف فاضل اجل مولانا جلیل الفخیم مولوی مفتی حکیم محمد عبدالکرم صاحب غفر اللہ لہ میرے استاد تھے اور یہی اسطہ اس مختصر سوانح عمری کے لکھنے کا باعث ہوا +

دوسرے بھی سبب تھے کہ اس کتاب کے دیباچہ میں حضرت مولف کے حال کی کم و بیش کچھ تصریح بھی تھی جس سے ناظرین کو کلی باخبردی واقفیت حاصل ہوتی بنا علیہ مناسب سمجھا گیا کہ کس قدر احوال جناب صاحب بطور ایجاز اس نسخہ کے ضرور شامل کر دیا جاوے +

مولوی ایضاً مدرس کے والد کا نام حافظ عبدالوہاب تھا قوم شیخ فاروقی تھے دہلی آٹھکاوا اور ملکا تھا خاتم بازار میں آپ ہا کرتے تھے تاریخ چہارم شعبان ۱۲۳۱ھ ہجری چہار شنبہ کے دن مطابق صیغہ ۶۷- ۱۴۷۱ھ بمقامی ۳۰ میل شب قیامہ کو عالم ارواح سے عالم جسم کی طرف فرجہ فرمایا +

جسم کے ہلکے پھلکے تھے گندمی نگ تھا سر بر تھوڑے تھوڑے بال تھے میانہ قد تھا جب کہین آتے تھے تو سر چھوٹا سا عمامہ باندھا کرتے تھے ٹانگوں میں اکثر ڈھیلا پانجامہ ہا کرتا تھا گھر میں دو پلڑی ٹوپی وغیرہ کی اور بھڑے ہا کرتے تھے +

آپ کی دو شاہدیاں ہوئیں اول دفعہ مرزا عبداللہ بیگ صاحب خوشنویس کے ہاں جو میرزا مرحوم بڑے شاگرد ہیں مشہور ہو گزرے ہیں ان بیوی کے گزر جانے پر دوسری مرتبہ حکیم سید معزز علیخان عرف حکیم میرن صاحب ملہوی کے ہاں شادی ہوئی +

حکیم میرن صاحب صوف ہلی ہیں شہر طریقتی حش خان کے پہاڑ کے تھے شاہی ملازم تھے +

ان بیوی سے ایک صاحبزادے مولوی حکیم محمد عبدالرحیم صاحب جو میر خلیفہ ہوئے ہیں اندر کم فوجوان موجود ہیں +

آپ فرمایا کرتے تھے کہ فارسی کی متداولہ کتابیں اپنے والد ماجد کے پڑھیں اور اتنا پڑاؤ کی مشق بھی نہیں کی +

چونکہ سدا فیاض طبیعت عطا پائی چکے تھے پھر کیا تھا فارسی فرصت پا کر حسب لہ حضرت شیخ سعدی شیرازی ع کہ کمال کن کہ عزیز جہاں شہی - علوم و فنون کی تحصیل پر یکراں باذیعی و اپنے عمر کے بڑے حصہ کو علمی میں صرف کیا اور ہلی میں پڑھتے کے بڑے بڑے عالموں اور فضلوں کی خدمت اور درس میں حاضر ہو کر قرأت

اور ماعت کی اور وہ وہ علوم کج نام ہی نام باقی رہ گئے ہیں حال کئے اور اپنی حنت اور شقت کی لت و نام و سر
قلب حکیم حسن بخش خاٹن عرف حکیم گوریا تھا تیسری جدہ ملی میں حضور سراج الدین فرساہ و تاجہ کی طرقت صاحب
مرزا فخر الدین بہادر کی سرکار میں عہد طبابت پر مامور تھے حال کی وجہ تسمیہ اس گوریا کی یہ کہ حکیم صاحب
مصحح ہمیشہ اپنی چہرہ کو چھپا رکھتے تھے اور بجز آنکھ ناک کے آپ کے چہرے سے کوئی عضو مری نہیں دیکھا تھا اس
سبب گیمات اہل قلعہ اس نام سے پکارتے تھے اور کیا کرتی تھیں اور شہر میں حکیم اور صنی و کام مشہور تھے +

پھر بعد ان فرغ تحصیل طب حجاب مولوی صاحب نے کچھ دنوں مطب حکیم نصر اللہ خاٹن وصال خلف حکیم شہناز خان
صاحب فراق ملید از شد حجاب حکیم محمد شہر بختا نصاحب بلوچی کی خدمت میں کیا حکمت و منطق کی کتاب میں
فاضل اجل حضرت مفتی صدر الدین احمد خاٹن ازردہ تخلص سے ملاحظہ کیں حدیث اور فقہ کو حجاب مولوی شہناز
محمد سخی صاحب ابند مرقہ کی حامل فرمایا اور اکثر رسالے علوم و فنون متفرک متفرق طور پر دہلی میں کمال
وقت سے دیکھے اور پڑھے چنانچہ علم معانی سے آگاہ تھے اوفاق و تفسیریں و سنگا تھی خضر کے بعض بعض نقل و
اوسیت اور ہندسہ سی ماہر اور واقف تھے کسیندر فارسی شعر گوئی کا بھی ذوق رکھتے ایک روز اپنا ایک نصیذ
فارسی کہا ہوا اچھک بھی دکھلایا تھا فارسی شری ترکیب بھی تھی گارڈو کا رنگ قدیم طرز کا تھا +
فرمایا کرتے تھے کہ دہلی میں ہنگام طالب علمی اچھے طالب علموں سے علمی مباحثہ ہوا کرتا تھا اور اکثر علماء اور کلام
میرا امتحان لیا کرتے تھے اور خوب دیکھ ہوا کرتی تھی ایک دیگر نام الدین خان صاحب نے (فارسی) کے معالجہ
میں ایک سوال کیا اور میں نے اسکا جواب دیا کہ حکیم صاحب نے اسکو پسند فرمایا +

ایک دفعہ خدا کا لہذا رقم کے عوضاً قبلہ حاجی حکیم محمد زکریا بیگ صاحب نے طلبہ نے حجاب مولوی صاحب کے علوم
استعداد کے ثبوت میں فرمایا کہ غرض پہلے کبریا میں عربی کالج قائم ہوا اور جانیں مدرسہ خاٹن مفتی محمد
مندل الدین خاٹن صاحب و مفسر و خوشست کی کہ اپنے تلامذہ وغیرہ میں کوئی عالم ہو کہ دین مفتی صاحب حجاب کو
صاحب اسمولینا محمد نور احسن صاحب تارگر رشید حضرت مولوی محمد فضل حق صاحب بلوچی کو وہاں بھیجنے کے واسطے
تجویز فرمایا اور دونو حضرات کا امتحان لیا گیا +

آخر تصدیق تکمیل تحصیل یاست بلکہ میں حکیم حسن بخش صاحب کے صاحبزادے حکیم عبد الحق صاحب کی دستخط
عہدہ طبابت پر مامور فرمائے گئے اور تھیں پندرہ برس تک کسی یاست میں ہے غرض کہ بعد مہاراجہ
شیو دان گج بکشیہ ہاشمی کے عہد میں ہمارے شہر مولوی میں تشریف لائے اور محکمہ اجلاس میں سر شری

حکیم صاحب کی
خداوند کو
مفتی کا حال
سید صاحب
نے اپنی کتاب
انصاف میں
دہلی اور دہلی
میں کچھ
کچھ مضمون
چشم انداز
میں لکھا ہے

کا کام قلع و معرکہ ہوا مگر افسوس کہ ناقد روانی والی ریاست کے عظمت کے جو مہوئی جا رہے تھے، اپنی انتہاں ہمارا جو
 مجموعہ ایسے بہادر و جرح سوائے مشکل شکستہ حبیب بہادر (جی ای ایس آئی) آپس کی محنتی گری پر مامور فرما گئے
 ابتداً تعلیم سے انتہائی عزیز ملک کو کتاب بینی کا نہایت شوق، ہائین اچھی طرح دیکھا کہ کوئی وقت خاص ہی
 ایسا ہوتا ہو گا کہ مولوی صاحب کے ہاتھوں کتاب علی دہستی ہو یا لکھا ہو سچے دور مہوئی ہو اکثر صبح کے وقت در
 کے فاسطے طلبہ شہر حاضر ہوا کرتے تھے کوئی فارسی کی بڑی بڑی کتابیں بٹھاکر یا تھا کوئی عربی کی صرف
 دیکھا کرتا تھا بعض بعض طالب علم طاب منطوق اور حد و فقہ وغیرہ کی مولوی صاحب پوری تکمیل تحصیل کی
 آپ بڑی دل نہاد سچی ساتھ ہر میر اور غریب چھوٹے کو درس دیتے تھے اور سپرہ یہ کہ بے شاہدہ مفاد
 و طبع و نبوی خالص و مخلصا سرگرم افادہ رہتے۔

یہ بے پردائی خدا دہتی کچھ ایسے ہو کر بند ہی یا گرم بازاری کی منشا تھا اور اسی ستمنا کے باعث درسی بھول
 ادنیٰ سی چوک میں تلامذہ پیارا ض ہو جایا کرتے تھے مزاج بالکل بھولا بھالا سا تھا عداوت اور بغض کی ہوا پاس
 ہو کر بھی نہیں بھلی تھی گویا اس شر کے مصداق تھے آزادہ دہن اور مسلک ہر مسلک کل ہرگز کبھی سے
 عداوت نہیں مجھے۔

زیادہ ملنا جلنا علماء و ملا پسند نہیں کرتے تھے شہر میں صرف چند متعدد جگہ ہی آپ کی آمد و رفت تھی وہ
 بھی گاہے گاہے تعلقی یا خود نمائی بالکل مزاج میں نہ تھی۔

میں نے آپ کو علاج معالجہ کرتے ہوئے بھی دیکھا مگر بیضیوں کی رجوعات خال خال رہا کرتی تھی اکثر
 معالجے اپنے اچھے اچھے کئے جو شہر میں مشہور ہیں۔

تصنیف و تالیف کا بھی شوق تھا مختلف علموں میں آپ کی تالیفات موجود ہیں چنانچہ ہجران کے بیان
 میں ایک بہت بڑی کتاب لکھی۔ تہذیب (تسلیمت زاویدہ) زبان فارسی ایک سالہ تحریر فرمایا۔

یہ سالہ مطبع ہزاری دہلی میں آٹھ برس کا عرصہ ہوا کہ جب چھپ بھی چکا ہے شائقین ملاحظہ فرما
 اور اسی سالہ پر کسی صاحب نے خان بہادر مولوی محمد انوار الحق صاحب میرمنشی زید پٹی صاحبان
 سلمہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ سے دو اعتراض فرمائے تھے کہ انکے جوابات بھی حضرت مولوی صاحب نے
 بہت مقبول دیئے۔

اسی طور میں تشریح الافلاک کی شرح اردو کی۔ بلاغت میں (ریاض البیان) چند جزو کی کتاب

تقریر فرمائی فارسی کے اضافات میں بھی ایک سالہ یادگار ہے علاوہ ان کے اور بہت سی تصانیف ہیں۔
 سینے اکثر ان تالیفات تصنیفات کے ختم کی تاریخیں بھی لکھا لکھ ہر ایک نسخے پر کھدی ہیں
 اور انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی جو کتاب اپنی طبع ہوگی میں اس کی تاریخ طبع بھی ضرور لکھوں گا۔
 آخر کا بقول شاعر لائی حیات آئے قضا لچلی چلی + اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلی +
 جناب مولویضانے بعارضہ تب مجھے ۲۳ سال کی عمر شریف پاکر تاریخ ۲۳ ذی الحجہ ۱۲۸۰ ہجری
 مطابق ۳۰ جولائی ۱۸۶۱ء بروز پنجشنبہ وقت بارہ بجے دن کے اس جہان ناپائدار سے عالم
 جاودانی کو انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

سید محمد

الہی برآں تربت ماندگار ہے
 بفضلت تو باران رحمت مبارک

آپ کا جوقت یہ واقعہ ہوا ہے اور جنازہ لیکر چلے ہیں اس وقت ابرسیاہ محیط آسمان تھا گویا اُس نے
 لباس مٹمی پہن کھا تھا اور پھوارین پڑ رہی تھیں یعنی اٹکٹکٹکٹکٹ گرج رہے تھے جنازہ کے تھیں
 دھڑ دھڑ آدمی کے قریب فوس ہزار فوس کا وظیفہ پڑھتے چلے جاتے تھے +
 شہر کے باہر لال دروازے کے قریب مورسراے اور کیڈل گنج کے پاس بھونشاہ کے تکیے میں
 جہان اکثر لوگ مدفون ہیں آپ کو دفن کیا۔ راقم مر سیمہ حال نے اپنی تاریخ وفات کے جو چار مصرعے
 موزون کئے تھے وہ بنظر یادگار یہاں درج کیئے جاتے ہیں۔ وہو ہذا ۵

سدا صراے وہ جنت الخلد کو
 اُسبوقت تاریخ رحلت فصیح
 مرے تھے جو استاد عبد الکریم
 یہ لکھی ہوا ہائے مرگ عظیم

میں بھی بعد اظہار فوس و لال اس واقعہ و دعائے مغفرت حضرت مولانا و مجدد مناکے شکر لیس
 امر کا بدرگاہ جناب باری ادا کرتا ہوں کہ اپنی آسامی مفتی گری آپ کے لائق فرزند و شاگرد مولود
 منشی محمد عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اپنی خوش قسمتی کی بدولت راج سے مقرر فرمائے
 گئے اور یہ عہدہ مفتی تقرری اُنکو تفویض ہوا اللہم زدو فزدو +

محررہ احقر محمد عمر اللہم حفظہ من الشر والضرر خلف الصمد
 حضرت حکیم محمد یحییٰ بیگ صاحب بلوی ملازم
 قدیم راج الورق